بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُورَۃُ الطَّلَاق

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ فَاِذَا
بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا
ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

سورۃ الطلاق مدنی ہے اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

○ اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر طلاق دو اور عدت کا
شمار رکھو اور اپنے رب سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ
کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدود سے آگے بڑھا بے شک
اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے ○ ۱ تو جب وہ اپنی
میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کرو اور اپنے دو ثقہ
کو گواہ کر لو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر
ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا ○ ۲ اور اسے وہاں سے روزی
دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے
بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے ○ ۳ (پارہ ۲۸/ سورہ طلاق ۶۵/ ۱ تا ۳ * ت: ک)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورہ طلاق مدنیہ ہے اس میں بارہ ۱۲ آیات اور دو رکوع ہیں اس میں طلاق کے مسائل ذکر کئے ہیں
۱۔ اگرچہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب سے شرف فرمایا جا رہا ہے لیکن حکم ساری امت کے لئے ہے
سردارِ قوم کو جو حکم دیا جاتا ہے اس قوم کے افراد از خود اس میں شامل ہو جاتے ہیں * اسلام کے نزدیک رشتہ
ازدواج بڑا مقدس رشتہ ہے صحت مند اور پر امن یہ مستحکم ہوتا جاتا ہے اور معاشرہ دونوں
سسرالوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اس رشتہ پر صرف مرد و زن کی خوشی اور آبادی موقوف نہیں بلکہ
ان کی اولاد، فریقین کے قریبی رشتہ دار بلکہ سارے خاندان کا مفاد وابستہ ہے۔ اس لئے اسلام
پوری کوشش کرتا ہے کہ یہ رشتہ ٹوٹنے نہ پائے لیکن بعض حالات میں یہ تعلق وبال بن جاتا ہے
دونوں کی بھلائی اسی میں ہوتی ہے کہ انہیں اس قید سے رہائی مل جائے۔ ان ناگزیر حالات میں اسلام نے
اس کو ختم کرنے کی اجازت دی ہے اور وہ بھی بادلِ نخواستہ۔ ارشاد نبوی ہے "وہ حلال جو اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے وہ طلاق ہے * طلاق دینے والا جلد بازی میں طلاق نہ دے *
طلاق حیض کی حالت میں نہ دی جائے ∆ ایسے طہر میں بھی طلاق نہ دی جائے جس میں مباشرت کی گئی ہو ∆
مسنون طریقہ طلاق دینے کا یہ ہے کہ طلاق ایسے طہر میں دی جائے جس میں عورت سے مباشرت نہ ہوئی ∆ ایام
عدت میں عورت کا نفقہ اور سکنیٰ مرد کے ذمہ ہے۔ ایام عدت میں اگر زوجین میں سے کوئی ایک فوت
ہو جائے تو دوسرا متوفی کا وارث ہوتا ہے۔ عدت گزارنے سے پہلے عورت کسی کے ساتھ نکاح نہیں
کر سکتی البتہ عورت آزاد ہے۔ عدت کو پوری احتیاط سے شمار کرو ∆ ان مسائل کا تعلق مرد اور
عورت کی خانگی زندگی سے ہے اس کا صحیح علم انہی کو حاصل ہے دوسرے لوگ ان حالات پر آگاہ نہیں
ہو سکتے۔ فریقین کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کی گئی ہے ∆ مردوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ طلاق
دینے کے بعد وہ اپنی بیوی کو اس کی رہائش گاہ سے باہر نہ نکالیں جب تک وہ عدت گزار رہی ہے
اس کا نفقہ اور رہائش کا انتظام مرد کے ذمہ ہے اسی طرح عورت کو بھی حکم ہے کہ ایام عدت وہاں ہی
پورا کرے اس کے نان نفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد کر دی گئی اور اس کی رہائش کا انتظام بھی مرد
کے ذمہ ہی ہے۔ اس کی حکمت آیت کے آخری جملہ میں بیان کی گئی ہے کہ طلاق رجعی کی صورت میں اگر وہ
ایک جگہ رہیں گے تو عین ممکن ہے کہ خاوند کے دل میں اس کے بارے میں جو نفرت پیدا ہو گئی ہے وہ محبت میں بدل جائے

یا عورت اپنی کوتاہیوں پر نادم ہو کر اپنے خاوند کو راضی کرلے اس طرح اگر اجڑا ہوا گھر پھر آباد ہو جائے۔

(ا) وہ عورت جسے خاوند نے رجعی یا بائن طلاق دیدی ہو وہ اپنے گھر سے نہ دن کو نکل سکتی ہے نہ رات کو البتہ بیوہ عورت کو ضرورۃً کام کے لئے دن میں نکلنے کی اجازت ہے لیکن رات وہ اپنے گھر ہی آکر بسر کرے (ب) اگر طلاق رجعی ہے تو پھر مرد اور عورت کے درمیان کسی حجاب کی ضرورت نہیں بلکہ عورت کے لئے مستحسن ہے کہ وہ بناؤ سنگھار کرے تاکہ دونوں کی کدورت دور ہو جائے (ج) اگر طلاق بائن ہے تو پھر عورت کو مرد سے پردہ کرنا چاہئے بہتر ہے کہ کوئی ایسی ثقہ عورت ان کے پاس رہے جس کی موجودگی میں کوئی غیر شرعی حرکت نہ کر سکیں۔ (د) اگر خاوند فاسق ہے یا مکان بہت تنگ ہے تو مرد کو کہا جائے گا وہ اس گھر سے نکل جائے۔

* ہاں اگر عورت اگر حرام کاری کرتی ہے یا چوری چکاری سے باز نہیں آتی یا بڑی بد زبان ہے اور اپنے خاوند کے ماں باپ، بھائی بہن سے گالی گلوچ کرتی اور جھگڑا کرتی رہتی ہے یا اپنے خاوند کے سامنے سرکشی اور نافرمانی کا مظاہرہ کرتی ہے تو ان تمام صورتوں میں خاوند اسے اپنے گھر سے نکال سکتا ہے "جصاص" میں ہے، کہ آیت کے یہ الفاظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتے ہیں اور جائز ہے کہ آیت سے یہ تمام معانی مراد ہوں * یہ مسائل ایسے نہیں کہ جن پر عمل کرنا یا نہ کرنا تمہاری مرضی پر موقوف ہو بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو سراپا حکمت ہیں تمہارے لئے اطمینان و سکون کا باعث ہیں جو ان کی پابندی سے گریز کرے گا اپنے آپ پر ظلم اور اس کی زندگی سکون سے محروم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بھی وہ مستحق بن جائے گا۔

(ضیاء القرآن)

۲۔ جن کی عدت ختم ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان سے اچھے طریقہ سے رجوع کر لو یا اچھے طریقہ سے انہیں چھوڑ دو تو وہ بغیر کسی تکلیف کے تم سے جدا ہو جائیں۔ تکلیف کے ساتھ جدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر عدت کو لمبا کرنے کے لئے طلاق دیدے * شک و شبہ سے بچنے اور جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے دو عادل گواہ بنالو۔ یہاں گواہ بنانے کا امر استحباب کے لئے ہے * اے گواہو! جب تمہیں گواہی کے لئے بلایا جائے تو محض اللہ کے لئے گواہی دو۔ دنیوی غرض کے لئے گواہی نہ دو۔ جو آدمی اللہ پر اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے یہ نصیحت کی جاتی ہے کیونکہ ایماندار ہی اس سے نفع حاصل کرتا ہے اور اسی کو نصیحت کرنا مقصود ہے * جو مصیبت اور آزمائش میں

تقویٰ اختیار کرے، صبر کرے، جزع فزع چھوڑ دے اور محرمات کا ارتکاب نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے نکالنے کی کوئی راہ پیدا فرما دیتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۳۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ آیت حضرت عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ دشمن نے ان کے لڑکے کو قید کر لیا تھا پھر لڑکا بہت سے اونٹ لے کر واپس آئے اور جو شخص رزق میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے * نیکی اور سختی میں اپنا حکم پورا کر کے رہتا ہے سختی ہو یا فراخی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے کہ اس پر آ کر وہ چیز پوری ہو جاتی ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ◯ طَلَاقٌ: طلاق، جدائی، رخصت کرنا، چھوڑ دینا، نکاح کی قید سے عورت کے باہر آنے کو کہتے ہیں ◯ عِدَّتِهِنَّ: ان کی گنتی، ان کا شمار، ان کی تعداد ◯ أَحْصَوْا: انھوں نے پا لیا، دریافت کیا ◯ أَحْصُوا: تم گنو، تم شمار کرو ◯ تَدْرِي: تو جانتا ہے ◯ لَعَلَّ: شاید ◯ بَلَغْنَ: وہ (عورتیں) پہنچیں ◯ أَمْسِكُوهُنَّ: ان عورتوں کو روک رکھو ◯ فَارِقُوا: چھوڑ دو، الگ کر دو ◯ يُوعَظُ: وہ نصیحت کیا جاتا ہے ◯ يَحْتَسِبُ: وہ گمان بھی نہیں کرتا ◯ حَسْبُهُ: اس کو بس ہے ◯ بَالِغُ: پہنچنے والا ◯ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ◯ خطاب حضور انور سے لیکن یہاں امت مراد ہے ◯ ہر خطاب آپ کو ہوتا ہے اور امت طفیلی طور پر داخل ہوتی ہے ◯ بزرگوں کے سامنے بے ادبی کرنا بہت برا عمل ہے ◯ حدیث شریف: جو عورت اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق چاہتی ہے وہ عورت بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گی ◯ عورتوں میں غفلت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے ◯ اخراج جبر کر کے نکال دینا ہے اور خروج خود چلے جانا ہے ◯ فاحشہ مبینہ سے مراد ہر معصیت ہے ◯ گواہی ایک امانت ہے ◯ وہ باتیں جن میں پند و نصیحت ہو وعظ ہیں ◯ ہمیشہ باوضو رہنا موجب وسعت رزق ہے ◯ کام کر کے توکل کرو ◯ تقویٰ توکل کے بغیر نہیں ◯

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝
اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا
عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ
بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ
مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ع

اور تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت
تین ماہ ہے اور اسی طرح ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہیں اور حاملہ عورتوں کی میعاد ان کے
بچہ جننے تک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے تو وہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے
۝ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے
اس کی برائیوں کو اور (روز قیامت) اس کے اجر کو بڑا کر دے گا ۝ انہیں ٹھہراؤ جہاں تم خود سکونت پذیر ہو
اپنی حیثیت کے مطابق اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ تاکہ تم انہیں تنگ کرو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ
کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جنیں۔ پھر اگر وہ (بچے کو) دودھ پلائیں تمہاری خاطر تو تم انہیں اجرت دو
اور (اجرت کے بارے میں) آپس میں مشورہ کر لیا کرو دستور کے مطابق۔ اور اگر تم آپس میں طے نہ کر سکو تو اسے
کوئی دوسری دودھ پلائے ۝٦ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق اور وہ تنگ کر دیا گیا ہے
جس پر اس کا رزق تو وہ خرچ کرے اس میں سے جو اسے اللہ نے دیا ہے اور تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر
اس قدر جتنا اسے دیا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی دے دے گا۔

(پارہ ۲۸/ سورہ طلاق ۶۵/ ۴ تا ۷ * ت: ص)

3074

ہے۔ "اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی" بوڑھی ہو جانے کی وجہ سے کہ وہ سن ایاس کو پہنچ گئیں
ہوں سن ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی
حیض منقطع ہو جائے وہی سن ایاس ہے "اگر تمہیں کچھ شک ہو" اس میں کہ ان کا کیا حکم ہے۔
(شان نزول) صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں
معلوم ہو گئی جو حیض والی نہ ہوں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "تو ان کی عدت تین
مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا" یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آ گئی مگر
ابھی حیض شروع نہ ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے "اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا
حمل جن لیں" مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا
وفات کی "اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا۔

۵۔ "یہ" احکام جو مذکور ہوئے "اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ
سے ڈرے" اور اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق
واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے "اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے
بڑا ثواب دے گا۔ (کنز الایمان)

۶۔ دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ زمانہ عدت میں عورت کو خاوند خرچہ اور مکان دے گا
دوسرے یہ کہ مکان اپنی حیثیت کے موافق دے گا لیکن اگر خود اپنے مکان میں رکھے تو
طلاق مغلظہ میں عورت اس سے پردہ کرے لہٰذا علیحدہ رہنا ہو گا مطلب یہ نہیں کہ
بغیر پردہ خلط ملط ہو کر اس کے ساتھ رہے۔ طلاق رجعی میں پردہ کی ضرورت نہیں ممکن ہے خاوند رجوع
* عدت میں ان عورتوں کو رہنے سہنے کی تنگی نہ دو جس سے وہ مکان سے نکلنے پر
مجبور ہو جائیں مکان کی تنگی یہ ہے کہ انہیں تنگ و تاریک جگہ دے یا یہ کہ ان کے ساتھ کسی
سخت مزاج عورت کو رکھ دے جو اسے پریشان کرے * کیوں کہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری
ہوتی خیال رہے کہ ہر طلاق والی عورت کو خرچہ عدت دینا واجب ہے حاملہ ہو یا نہ ہو یہ
ہی امام اعظم کا قول ہے * عورت عدت گزرنے کے بعد اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے

اگر ماں بعد عدت بچہ کو دودھ پلانا چاہے تو دوسری عورت کو بچہ نہ دیا جائے۔ بچہ باپ کا ہوتا ہے
اس کی پرورش دودھ وغیرہ کا خرچہ باپ پر لازم ہے جیسا کہ "لکم" سے معلوم ہوا خیال رہے کہ
جب تک مطلقہ دوسرے سے نکاح نہ کرے تب تک بچہ کی حق ہے * بچہ کے ماں باپ
معلوم ہوا کہ بعد طلاق بھی بچہ کی پرورش میں ماں کا مشورہ لیا جائے کیوں کہ اسے بچے سے زیادہ
انسیت ہے * "سمجھو۔ ہم مضائقہ کرو" اس طرح کہ ماں دودھ پلانے کی زیادہ اجرت مانگے
اگر دوسری دایہ خرچ کم لیتی ہو ماں زیادہ تو باپ دوسری دایہ سے دودھ پلوا سکتا ہے ... اس پر راضی ہو ...

٧ — خاوند پر اپنی حیثیت کا خرچہ دینا لازم ہے اگر عورت فقیرہ ہو اور مرد غنی ہو تو غنی کا سا خرچہ دے،
یعنی عدت میں مرد اپنی حالت کے مطابق عورت کو خرچ دے * غریب آدمی عدت کا خرچ اپنی
بساط کے مطابق دے "گا" خیال رہے اگر باپ فقیر ہو تو ماں پر بچہ کا دودھ پلانا واجب ہے * لہٰذا
غریب پر مالداری کا خرچ واجب نہیں فرماتا * غریب آدمی رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید
نہ ہو لیکن بہ طاقت حقوق ادا کرے اللہ تعالیٰ عنقریب اسے غنی کر دے "گا" اگر چاہے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ يَئِسْنَ : ناامید ہو چکی ○ الْمَحِيْضِ : حیض یعنی وہ فاسد خون جو مخصوص زمانہ
اور مخصوص حالت میں تندرست، جوان، غیر حاملہ عورت کے رحم سے نکلتا ہے ○ ارْتَبْتُمْ : تم شک
میں پڑے ○ أُولَاتُ : والیاں ○ يَضَعْنَ : کہ وہ اتار دیں ○ يُعْظِمْ : وہ بڑا دے "گا" ○
حَيْثُ : جہاں، جس جگہ ○ سَكَنْتُمْ : تم بسے، تم آباد ہوئے ○ تُضَارُّوْهُنَّ : ان عورتوں کو
ایذا دو ○ لِتُضَيِّقُوْا : تم تنگی کرو ○ أَرْضَعْنَ : ان عورتوں نے دودھ پلایا ○ آتُوْهُنَّ : تم
ان عورتوں کو دو ○ أُجُوْرَهُنَّ : ان کا حق، ان کا مہر ○ تَعَاسَرْتُمْ : تم نے ایک دوسرے پر
تنگی کی ○ تُرْضِعُ : وہ دودھ پلاوے "گی" ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ ہر مطلقہ کے لئے نفقہ و سکونت کے لئے مسکن ضروری ہے ○ توکل متقیوں کو مستحب ہے ○
متوکل کے لئے اللہ تعالیٰ دونوں جہاں کے لئے کافی ہے ○ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے گناہ معاف
ہوتے ہیں اور اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دی جاتی ہیں ○

3076

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا
وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ
وَمَنْ يُّؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

اور کتنی ایک بستیاں اپنے رب اور اس کے رسول کے حکم سے سرکش ہو گئیں تو ہم نے بھی
ان سے سخت حساب لیا اور ان کو بری سزا دی ۝٨ پھر انہوں نے اپنے کئے کا مزہ چکھا اور ان کا انجام کار
برباد ہی ہوا ۝٩ آخرت میں بھی اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے دانش مندو!
اللہ سے ڈرتے رہا کرو (عقل مند وہی ہیں) جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمہاری طرف سمجھانے والا رسول
بھیجا ہے ۝١٠ جو تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیات پڑھ کر سنایا کرتا ہے تاکہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک
کام بھی کئے ہیں ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے
نیک کام بھی کئے ہیں تو اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان
میں ہمیشہ رہا کریں گے ابد تک اللہ اس کو اچھی روزی دے گا ۝١١ اللہ وہ ہے کہ جس نے سات آسمان
بنائے اور زمین بھی ان کے مانند بنائی ان میں حکم نازل ہوا کرتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز
پر قادر ہے اور (نیز) اللہ نے علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ۝١٢

(پارہ ٢٨/ سورہ طلاق ٦٥/ ٨ تا ١٢ ✡ ت : ع)

3077

۸۔ کھلے الفاظ میں بتایا جا رہا ہے کہ اگر تم نے اپنی پسند اور ناپسند کو احکام الٰہیہ پر مقدم رکھا اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دی تو اس کا انجام بڑا عبرتناک ہوگا۔ ذرا ان قوموں کی تاریخ پڑھو اور ان بے شمار شہروں اور بستیوں کی دردبھری داستانیں سنو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت سے منہ موڑا جنہوں نے تمرد و سرکشی کا راستہ اختیار کیا تو ہم نے ان سے بڑا شدید بازپرس کی اور ان پر ایسا عذاب نازل کیا جس نے ان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

۹۔ اس دنیا میں ہی ان کو ان کی سرکشی، ان کے کرتوتوں اور بد اعمالیوں کا مزہ چکھا دیا گیا انہوں نے جیتے جی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ سرکشی کی جو روش انہوں نے اختیار کی اس کا انجام کتنا خوفناک تھا وہ تو اپنی عیاریوں اور فسوں سازیوں سے بڑی منفعتوں کی آس لگائے بیٹھے تھے لیکن یہ سب ان کی حماقت اور نادانی تھی انجام کار انہیں گھاٹا ہی گھاٹا ہوا۔ انہیں ایسا خسارہ ہوا جس کی تلافی کی کوئی صورت ہی نہیں

۱۰۔ اس رسوائی اور ذلت سے تو انہیں دنیا میں دوچار ہونا پڑا، روز محشر جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے لئے ایسا دردناک عذاب تیار پائیں گے جس کا ابھی وہ تصور بھی نہیں کر سکتے ٭ اس سرزنش کے بعد اہل خرد کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ "الذین امنوا" فرما کر اس حقیقت کو آشکار کر دیا کہ دانا لوگ وہ نہیں جو علوم و فنون کے ماہر ہوں، جو بڑے چالباز ہوں بلکہ حقیقی دانشمند تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان کا چراغ ضوفشاں ہے (ضیاء القرآن)

۱۱۔ "وہ رسول" یعنی وہ "حضرت" رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں "جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے" اندھیروں سے" کفر و جہل کی " اجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بے شک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی " جنت میں جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی۔ (کنز الایمان)

۱۲۔ اللہ ہی نے سات آسمان اوپر نیچے اور اسی طرح سات زمینیں تہ بہ تہ پیدا کیں ان سب آسمانوں اور زمینوں میں فرشتے وحی و تنزیل اور اللہ تعالیٰ کے احکام لے کر آتے رہتے ہیں ٭ تاکہ تمہیں معلوم

معلوم ہو جاے اور تم یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین والوں پر اکیلے ہی قادر ہے
اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو اپنے احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ عَتَتْ : اس نے سرتابی کی، سرکشی نافرمانی کی ۞ حَاسَبْنٰهَا : ہم نے اس
حساب لیا ۞ ذَاقَتْ : اس نے چکھا ۞ وَبَالَ : حال، جس حال کا برا کیا جاے ۞ ذِکْرً :
ذکر، یاد دہانی، نصیحت، بیان ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ احکام ربانی سے روگردانی کرنے والوں سے سخت حساب لیا جاتا ہے ۞ غیر متوقع
عذاب سے زیادہ تکلیف ہوا کرتی ہے ۞ زندگی اور اس کے منافع سے محرومی بہت بڑا نقصان ہے ۞
اہلِ ایمان تقویٰ سے نفع پاتے ہیں ۞ ذکر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اطہر ہے ۞
جو درس کتاب ہدایت تک دور رہتی ہے ۞ اللہ تعالیٰ کا ہر کام غرض سے منزہ ہے ۞